سوال

(131)دشمن کے ہاتھوں قید ہونے کے بجائے خود کو بم مارنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کوٹ سوہندا ضلع شیخوپورہ سے سعید ساجد لکھتے ہیں کہ دشمن کے ہاتھوں قید ہونے کے بجائے خود کو بم وغیرہ سے ختم کرلینا شرعا کیا حیثیت رکھتا ہے؟ کیا ایسی موت خودکشی تو نہیں جو شریعت میں حرام ہے، قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کا حل درکار ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بلاشبہ انسان کا خود اپنے آپ کو مار ڈالنا بہت بڑا جرم اور سنگین حرکت ہے اور ایسی گھٹیا حرکت وہی شخص کرتا ہے جو ایمان اور عقل وخرد کی دولت سے تہی دست ہوتا ہے، اس اقدام خودکشی سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس شخص کی نظر میں زندگی اور اس کی نعمتوں کی کوئی قدر وقیمت نہیں، وہ اس فعل بد کے جواز کے لئے خواہ کتنے ہی حیلے کیوں نہ تلاش کرے اس کا یہ اقدام کسی صورت میں درست ثابت نہیں ہوسکتا اور نہ وہ قیامت کے دن خود کو قدرت کے انتقام اور عذاب الٰہی سے بچا سکتا ہے۔ خودکشی کے متعلق متعدد احادیث وارد ہیں جن میں سخت وعید سنائی گئی ہے۔ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: جو شخص پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے وہ دوزخ کی آگ میں اسی طرح گرتا رہے گا اور جس نے زہر پی کر اپنے آپ کو ختم کیا، وہ جہنم کی آگ میں بھی زہر پیتا رہے گا اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے خود کو قتل کیا وہ آتش جہنم میں بھی اسی ہتھیار کو اپنے پیٹ میں گھونپتا رہے گا اور کبھی اس کو نجات نہیں ملے گی۔ (صحیح بخاری ومسلم)

"جس شخص نے کسی چیز سے خودکشی کی، قیامت کے دن اس سے اس کو عذاب دیا جائے گا۔ (بخاری)

ایک حدیث قدسی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''میرے بندے نے خودکشی کے لئے جلدی کی، لہذا میں نے اس پر جنت حرام کردی۔'' (صحیح بخاری)

صورت مسئولہ میں اگر خودکشی کسی ذاتی غرض کے لئے ہے تو یقیناً اسی وعید کا حق دار ہے جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے جیسا کہ اکثر وبیشتر ایسے واقعات اخبارات میں آتے رہتے ہیں، اگر اقدام خودکشی اسلام یا مسلمانوں کے اجتماعی مفاد کے لئے ہے تو امید ہے کہ اللہ کے ہاں مؤاخذہ نہیں ہوگا جیسا کہ سورۃ بروج میں اصحاب الاخدود کا واقعہ بیان ہوا ہے کہ اللہ پر ایمان لانے والے ایک لڑکے نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اگر تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو تو کسی میدان میں عوام الناس کے روبرو: بسم اللہ رب الغلام پڑھ کر تیر مارا جائے، اس طرح تم مجھے ختم کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہو۔ (فتح الباری: 792/8)

اس طرح وہ لڑکا قتل تو ہوگیا لیکن اس کے نتیجہ میں تمام لوگ جو اس منظر کو دیکھ رہے تھے، مسلمان ہوگئے، اس نے احیاء اسلام کے لئے خود کو اللہ کے حوالے کردیا۔ مختصراً یہ ہے کہ اگر

کوئی جسمانی ذہنی اور اخلاقی تکلیف کی تاب نہ لاتے ہوئے خودکشی کرتا ہے تو وہ عظیم جرم کا ارتکاب کرتا ہے، مثلاً:

(1)کسی زخم کی شدت کو برداشت نہ کرنے کی وجہ سے خود کو مار لینا۔

(2)گھریلو پریشانی کی وجہ سے خودکشی کرلینا۔

(3)اپنی عزت ناموس کو بچانے کے لئے خود کو زہر پی کر ختم کرلینا وغیرہ۔

اگر احیائے اسلام یا اجتماعی ملی مفاد کے لئے اپنے آپ کو ختم کرتا ہے یا کسی کو کہتا ہے کہ اگر میں دشمن کے گھیرے میں آجاؤں تو مجھے قتل کردینا کہ دشمن اسلام اہل اسلام کے متعلق رازافشاں کرانے میں کامیاب نہ ہوسکے تو یہ اقدام اللہ کے ہاں اجروثواب کا باعث ہوگا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:163